روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 14- ستمبر 1999ء - 3 جمادی الثانی 1420 ہجری - 14- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 207

مغفرت کا نظارہ

حضرت ابوھریرةؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

ایک آدمی نے سفر کے دوران ایک کتے کو پیاس سے تڑپتے ہوئے دیکھا تو ایک کنوئیں میں اترا پانی سے اپنا موزہ بھرا اور کتے کو پانی پلایا- اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا-

(صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمة الناس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو بنی نوع انسان کی خدمت کرتا ہے وہ اپنے نفس کی نیکی پر تکبر نہ کرے

خدا کرے کہ فرائیڈے دی ٹینتھ کا یہ خطبہ میری آئندہ صحت کا آغاز بن جائے

جلسہ کی مصروفیات اور اکیس ہزار ملاقاتوں کا بوجھ حضور کی ناسازئ طبع کا سبب بن گیا

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10- ستمبر 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-10- ستمبر 99ء - سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے اپنی بیماری کا تذکرہ فرمایا اور اللہ کی بخشش اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان کا تذکرہ فرمایا- حضور نے مختصر طور پر 17-18 منٹ کا خطبہ دیا- ایم ٹی اے نے معمول کے مطابق حضور کا یہ خطبہ لائیو ٹیلی کاسٹ کیا-

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنی بیماری اور کچھ عرصہ سے نمازوں کے لئے بیت الفضل تشریف نہ لانے کے ضمن میں فرمایا کہ کچھ ذہنی پریشانیاں تھیں- وضاحت کے ساتھ بات کو بیان کرنا مشکل تھا- پریشانیوں کی بڑی وجہ جلسہ سالانہ کی غیر معمولی کامیابی اور اللہ کا یہ احسان تھا کہ اللہ نے میری خواہش کو قبول فرما کر ایک کروڑ نئے احمدی عطا کر دیئے- پھر ملاقاتیوں کی وجہ سے ذہن پر پریشانی ہوئی ہے- 21 ہزار مرد عورتیں سب سے ملاقات کرنی ہوتی ہے- جلسے کی تقریروں سے بہت بڑھ کر ملاقاتوں کا بوجھ ہوتا ہے- اچھی بری سبھی خبریں سنانے والے ہوتے ہیں- یہ سب بوجھ ذہن پر لادتے رہے سب لوگ اپنی پریشانیاں سناتے ہیں پھر ساتھ کھڑے ہو کر تصاویر ہوانا یہ سارے بوجھ اکٹھے ہو گئے- پھر اچانک خلا آ گیا- اس کے نتیجے میں ذہن ایسی سوچوں میں مبتلا ہو گیا کہ میں نے مناسب سمجھا کہ ابھی خطبہ کے لئے نہ آؤں- حضور نے فرمایا آج فرائیڈے دی ٹینتھ کا جمعة المبارک ہے میں نے بڑی دعا کی کہ آج میں جماعت کو مایوس نہ کروں- اور خدا کرے کہ یہ خطبہ میری آئندہ صحت کا آغاز بن جائے- اس لئے میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ میں بالکل نارمل ہوں- ہوش و حواس اور تمام قویٰ درست حالت میں ہیں اور میں ہر بات پورے یقین اور اعتماد سے بیان کر رہا ہوں-

اس کے بعد حضور نے اللہ کی بخشش کا مضمون بیان فرمایا کہ گناہوں کو استغفار سے ڈھانپنا چاہئے- اچھالنا نہیں چاہئے- اللہ چاہے تو سب کچھ بخش سکتا ہے- نہ چاہے تو مالک ہے کچھ بھی نہ بخشے- جو شخص دیانت داری سے بنی نوع انسان کی خدمت کرتا ہے یتامیٰ اور غرباء کی خدمت کرتا ہو اسکو چاہئے کہ اپنے نفس کی نیکی پر تکبر نہ کرے- اللہ سے معاملہ سادہ رکھے حضور نے فرمایا میں تو دعا کرتا ہوں کہ کاش مجھے ایمان العجائز عطا ہو- یعنی ایسی بوڑھی عورت کا ایمان جو مسائل وغیرہ نہیں جانتی مگر ایمان جس کے دل میں میخ کی طرح گڑا ہوا ہے- ذرہ بھر بھی اسے شک نہیں- حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں جماعت کے دانشوروں کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی ذات کے بارے میں 'اللہ کے ازل اور ابد سے ہونے کے بارے میں کرید نہ کریں- یہ بات قطعی ہے کہ خدا ہے- حضور نے فرمایا میرے دل میں خدا کی ہستی کا ایسا کامل یقین ہے کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج دنیا میں اور کوئی ایسا انسان نہیں جس کو اللہ کی ہستی پر مجھ جیسا یقین ہو- اس میں کوئی مبالغہ نہیں- تکبر نہیں- لازماً سو فیصد یہ بات درست ہے-

حضور نے فرمایا اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو- میں آپ سب کے لئے پریشان رہتا ہوں- بیماری کی حالت میں بھی آپ سب کے لئے دعائیں کرتا ہوں اور جس حد تک ممکن ہے یتیموں غریبوں بیواؤں کی مدد کرتا ہوں- سب کچھ جماعت کا ہے جو جماعت مجھے غرباء کے لئے دیتی ہے وہ میں سب ان کو دے دیتا ہوں تاکہ اس طرح میری بخشش ہو سکے- آپ بھی میرے لئے یہی دعا کیا کریں- آمین- خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے امام عطاء المجیب صاحب راشد کے بارے میں فرمایا کہ یہ نماز پڑھائیں گے- یہ حضرت مسیح موعود کا بھی طریق رہا ہے آج اس پر عمل ہوگا-

حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 10- ستمبر کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے علاوہ شام کو تھوڑی دیر کے لئے اردو کلاس میں بھی تشریف فرما ہوئے- ہفتہ 11- ستمبر کو کمزوری میں کچھ اضافہ ہو گیا تاہم 12- ستمبر کی ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق خدا کے فضل سے کمزوری میں کل کی نسبت کمی ہے اور جو بہترین علاج میسر ہے کیا جا رہا ہے- احباب جماعت حضور کی جلد مکمل صحت یابی کے لئے حسب سابق دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں-

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو جلد از جلد کامل صحت و سلامتی سے نوازے-

سیکرٹریان واقفین نو اور والدین توجہ فرمائیں

○ حضرت خلیفة المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 10- فروری 89ء میں فرمایا تھا "تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور دینی تعلیم میں وسعت پیدا کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ بچہ مرکزی اخبار و رسائل کا مطالعہ کرتا رہے-" اس سلسلہ میں والدین سے گذارش ہے کہ وہ نوٹ کریں کہ ان کا بچہ مرکزی اخبار و رسائل کا مطالعہ کرتا ہے یا نہیں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

خلافتِ ثالثہ کے دور میں (جان قربان کرنے) والے احمدیوں کی (قربانی) کا دلگداز تذکرہ

سفاک قاتلوں کے ساتھ خداتعالیٰ کی پکڑ کے عبرتناک سلوک کے لرزہ خیز واقعات

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 18 جون 1999ء بمطابق 18- احسان 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 154-155 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

آج کے خطبہ سے میں خلافت ثالثہ کے (جان قربان کرنے والوں) کا ذکر شروع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے اس ضمن میں **رستم خان (-) مردان** کا ذکر ہوگا۔ یوم (قربانی) 11- فروری 1966ء مکرم رستم خان صاحب (-) کو **خلافت ثالثہ کے دور میں پہلا (جان قربان کرنے والا)** ہونے کا امتیاز حاصل ہے۔ اگرچہ ان کے حالات بہت حد تک جماعت کی تاریخ میں محفوظ ہیں لیکن ان کے بعض بچوں نے حال ہی میں جو واقعات لکھ کر بھجوائے ہیں غالباً وہ زیادہ مکمل ہیں اس لئے انہی کے بیان پر اکتفاء کرتے ہوئے اس (قربانی) کا تذکرہ کرتا ہوں۔

نام رستم خان خٹک (-)۔ پشاور کے قریب ایک گاؤں جلوزئی کے رہنے والے تھے۔ خود احمدی ہوئے تھے اور اپنے گاؤں بلکہ آس پاس کے کئی گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ احمدی ہونے پر سارا گاؤں ان کا مخالف ہوگیا۔ اور انہیں گھر سے نکال دیا گیا' جائیداد سے عاق کیا گیا۔ ان پر مختلف طریقوں سے دباؤ ڈالا گیا کہ قادیانیت سے توبہ کرلو۔ ان کے بچوں میں پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ چچا وغیرہ چاہتے تھے کہ ان کی نسل کو ہی ختم کردیا جائے۔ بیٹیوں کو گاؤں لے جاکر بیچنے کی سازش کی گئی۔ بیٹے کرنل عبدالحمید حال راولپنڈی کو بارہا جان سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ (-) اپنی سروس کے سلسلے میں زیادہ تر باہر رہتے تھے۔ گاؤں کی مسجد کے مولوی نے فتویٰ دیا کہ جو کوئی رستم خان کی نسل کو ختم کرے گا وہ جنتی ہوگا۔ ان کی بیگم کو ایک دو دفعہ کسی مرگ پر گاؤں جانا ہوا تو کھانے پینے کے برتن الگ ہوتے تھے۔ سب اچھوتوں والا سلوک کرتے تھے۔ کھانے میں زہر ملانے کی بھی سازش کی گئی جو کہ ناکام ہوئی۔

جب 9/ فروری 1966ء کو (ان) کے والد کی وفات ہوئی تو ان کی لاش لے کر بچے گاؤں گئے۔ گاؤں پہنچتے ہی تمام گاؤں میں مولوی نے اعلان کیا کہ "لوگو! خوش ہو جاؤ' آج رستم خان قادیانی آیا ہے۔ اس کو قتل کردو اور اس کی اولاد کو علاقہ غیر میں بیچ دو یا پھر گاؤں میں بیاہ دو۔ اس کا ایک بیٹا ہے اس کو مار ڈالو اور اب جو بھی ثواب کمانا چاہتا ہے' بہادر بنے اور سامنے آئے کیونکہ جنت کمانے کا بڑا ذریعہ سامنے آیا ہے"۔

رات کو رستم (-) کے والد کی تدفین سے پہلے جب یہ اعلان ہوا تو انہوں نے اپنی بیگم کو بلا کر کہا کہ تم کسی طرح سے اپنے بھائیوں عبدالسلام اور عبدالقدوس کو اطلاع کرو کہ وہ تعزیت کے بہانے گاؤں آئیں اور بچوں کو ساتھ لے جائیں کیونکہ حالات ٹھیک نہیں ہیں اور مجھے بیٹیوں کا خطرہ ہے۔

دوسری طرف بیٹا عبدالحمید جو ان دنوں کیڈٹ کالج حسن ابدال میں پڑھتا تھا اور اٹھارہ سال کا تھا' دادا کی وفات پر گاؤں آ رہا تھا۔ جونہی وہ گاؤں پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ ایک شخص منہ پر ڈھاٹا باندھے گاؤں کے باہر جہاں ویگن رکتی ہے' ایک جگہ چھپ کر بیٹھا ہوا تھا۔ عبدالحمید نے اس کو دیکھ لیا اور پیچھے سے جا کر پکڑ لیا۔ دیکھا تو وہ اس کا چچا تھا۔ اس نے کہا چچا آپ۔ چچا گھبرا کر بولا کہ ہاں میں تمہاری حفاظت کے لئے بیٹھا ہوں کیونکہ لوگ تمہیں قتل کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے جب یہ واقعہ اپنی امی کو سنایا تو وہ اور بھی پریشان ہوگئیں اور انہیں اور دوسرے بچوں کو ماموں کے آنے پر وہاں سے نکلوا دیا۔

دوسرے روز 11- فروری 1966ء کو رستم خان (-) صبح کی نماز کے لئے وضو کرنے کھیتوں کی طرف جا رہے تھے کہ فائر کی آواز آئی۔ ان کی بیگم یہ آواز سن کر باہر کی طرف بھاگیں۔ پیچھے سے رستم (-) کے بھائیوں نے پکڑ لیا لیکن وہ چونکہ پہلے سے چوکنا تھیں اس لئے ان کو دھکا دے کر باہر نکل گئیں۔ باہر جا کر دیکھا تو دشمن اپنا کام کر چکے تھے اور ان کے خاوند راہ مولا میں (قربان) ہو چکے تھے۔ اب وہ لوگ بچوں کو ڈھونڈنے لگے لیکن بچے تو وہاں سے پہلے ہی نکل چکے تھے۔ ان کی بیگم کو اللہ تعالیٰ نے صبر کی قوت دی۔ گاؤں کے مولوی نے آکر کہا کہ کس پر رپورٹ درج کرو گی۔ انہوں نے کہا یہ معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ تم سب لوگ راستے سے ہٹ جاؤ۔ میں اپنے خاوند کی لاش کو پشاور لے کے جاؤں گی اور وہاں ہماری جماعت کے لوگ دفن کریں گے۔ ایک بیوہ عورت کی دلجوئی کی بجائے تمام گاؤں والے ان پر دباؤ ڈالنے لگے کہ اس کو یہیں دفنا دو اور بچوں کو ہمارے سپرد کردو تاکہ ہم انہیں پھر مسلمان بنالیں۔

اس وقت ان کی بیگم نے نعش کے سامنے ایک تقریر کی کہ "آج تو میں اپنے خاوند کی لاش کو یہاں سے لے جاکر رہوں گی۔ لیکن یاد رکھنا کہ جس سچائی کو رستم خان نے پایا تھا' میں اور میری اولاد اس سے مڑنے والے نہیں۔ انشاء اللہ رستم خان کی نسل پھیلے گی"۔ تمام لوگوں نے کہا کہ یہ عورت پاگل ہوگئی ہے۔ بجائے بین کرنے کے بڑی بڑی باتیں کرتی ہے۔ اگلے دن ان کی بیگم (ان) کی لاش لے کر پشاور آئیں اور وہاں تدفین ہوئی۔

دشمنوں کا انجام۔ ایک سال کے اندر اندر ان کے ایک بھائی جس نے ان کے بیٹے حمید کو بھی مارنے کی کوشش کی تھی' اس کا جواں سال اکلوتا بیٹا کنوئیں میں ڈوب کر مر گیا۔ دوسرے چچا کے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ تیسرے چچا کو ناگہانی موت آگئی۔ کچھ پتہ نہیں چلا کہ کیوں مرا۔ اور ایک چچا کا سارا گھر اچانک بارشوں سے گر گیا اور اس کے دو بچے موقع پر ہی مرگئے۔

رستم خان (-) کے پسماندگان بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں چھوڑیں۔ بیٹا کرنل عبدالحمید خٹک راولپنڈی میں رہتے ہیں۔ بڑی بیٹی شمیم اختر صاحبہ کرنل نذیر احمد صاحب کی اہلیہ ہیں اور امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔ دوسری بیٹی رقیہ بیگم صاحبزادہ جمیل لطیف صاحب کی اہلیہ ہیں۔ تیسری بیٹی یاسمین ڈاکٹر قاضی مسعود احمد صاحب امریکہ کی اہلیہ ہیں۔ چوتھی بیٹی نگہت ریحانہ بھی امریکہ میں ہیں اور ناصر احمد کی اہلیہ ہیں۔ پانچویں بیٹی ناہید سلطانہ صاحبہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔

مولوی عبدالحق نور صاحب تاریخ (قربانی) 21 دسمبر 1966ء۔ آپ قادیان کے قریب ایک گاؤں "بھٹیاں گوت" کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد مکرم الٰہی بخش صاحب ایک معروف زمیندار تھے اور ہندو' سکھ اور مسلمان سب آپ سے اپنے معاملات کے فیصلے کرواتے تھے۔ آپ نے چار سال تک بطور ہیڈ ماسٹر ملازمت کرکے ملازمت کو خیرباد کہہ دیا۔ لمبی سوچ بچار اور دعاؤں کے بعد 1934ء کے جلسہ سالانہ پر بیعت کی۔ بیعت کرنے کے فوراً بعد ہی آپ کی مخالفت شروع ہوگئی۔ آپ نے مخالف مولوی کو دعوت

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مباہلہ دی جس کی تحریر لکھی گئی جس میں آپ نے تحریر کیا "اگر حضرت مسیح موعود (۔) سچے ہیں تو سب سے پہلے مخالف مولوی کا بیٹا مرے گا اور اس کے بعد وہ خود بھی مرجائے گا۔" چنانچہ مولوی محمد اسماعیل جس کے ساتھ آپ نے مباہلہ کیا تھا مرگیا۔ یہ اطلاع آپ کے بھائی نے دی۔ آپ نے جوش میں آکر کہا کہ تحریر مباہلہ میں تو تھا کہ اس کا بیٹا پہلے فوت ہوگا۔ جاکر پتہ کرو کہ اس کا بیٹا فوت ہوا ہے کہ نہیں۔ چنانچہ پتہ کرنے سے معلوم ہوا کہ پہلے مولوی مذکور کا بیٹا فوت ہوا تھا اور پھر وہ مرا۔ اس واقعہ کو دیکھ کر آپ کے بھائی نے بھی بیعت کرلی۔

زمیندارہ کا وسیع تجربہ ہونے کی وجہ سے آپ کو تقسیم ہند کے بعد محمود آباد' ناصر آباد اور دوسری اسٹیٹس میں کام کی نگرانی پر مقرر کیا گیا۔ 1942ء میں آپ کرونڈی منتقل ہوگئے اور زمینوں کے ٹھیکے وغیرہ لینے شروع کئے۔ آپ بہترین داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی (دعوت الی اللہ) سے آپ کے رشتہ داروں میں سے پچاس کے قریب احمدی ہوئے۔ کرونڈی جماعت کی داغ بیل آپ نے ہی ڈالی۔ (قربانی) کے وقت تک کرونڈی جماعت کے صدر رہے۔

واقعہ (قربانی) دسمبر 1966ء کی بات ہے کہ بعض متعصب اور شرپسند عناصر نے آپ کے خلاف سکیم تیار کی اور آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا چنانچہ انہوں نے کرائے کے دو قاتل اس غرض کے لئے بھیجے۔ جو آپ کے پاس اس انداز سے آئے گویا وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ حسب معمول ان کو (دعوت الی اللہ) کرتے ہوئے شام کے وقت اپنے گھر لے آئے۔ ان کی خاطر مدارات کی' نمازیں باجماعت ادا کیں۔ پھر فجر کی نماز پر آپ نے خود پانی گرم کرکے ان کو وضو کروایا اور انہیں نماز پڑھائی اور نماز کے بعد انہیں باہر اپنے باغ میں لے آئے۔ وہاں کچھ دیر چارپائیوں پر بیٹھے رہے اور ان کو (دعوت الی اللہ) کی۔ پھر ان کو لے کر باغ کی سیر کروانے چلے گئے۔

آپ کے پوتے مقصود احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا یعقوب صاحب نے ان سے کہا کہ پتہ تو کرو' کافی دیر ہوگئی ہے' آئے نہیں۔ وہ کہتے ہیں میں جب باغ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ ہمارا وہ مہمان جو مولوی عبدالحق صاحب کے ساتھ باغ میں گیا تھا بھاگ رہا ہے۔ مجھے شک پڑا تو میں نے اپنے چچا کو بھی آواز دی کہ ادھر آئیں۔ پھر ہم باغ میں ادھر اُدھر دیکھنے لگے۔ دادا جان کو دیکھا تو وہ (قربان) کردیئے گئے تھے۔ اناللہ..... (۔) مرحوم موصی تھے۔ ایک سال تک کرونڈی میں امانتاً دفن رہے پھر ربوہ میں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

بشیر احمد طاہر بٹ صاحب کنڈیارو ضلع نواب شاہ تاریخ (قربانی) 29۔ مئی 1974ء۔ بشیر احمد طاہر بٹ صاحب ابن محمد دین بٹ صاحب کنڈیارو کے رہنے والے تھے۔ آپ کا اصل آبائی گاؤں سیالکوٹ تحصیل شکرگڑھ تھا۔ تلاش معاش کے سلسلے میں مختلف جگہوں پر پھرتے رہے اور آخر کار کنڈیارو ضلع نواب شاہ میں سکونت اختیار کی۔ بہت مہمان نواز اور ملنسار تھے۔ بہترین داعی الی اللہ تھے۔ عبادت گزار' سلسلہ کے فدائی' مرکز کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والے اور ہر قسم کی قربانی دینے والے مخلص خادم سلسلہ تھے۔ 26 مئی 1974ء کو اسلامی جمعیت طلبہ کے ایک طالب علم نے آپ پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں آپ شدید زخمی ہوگئے۔ آپ کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا مگر جب نواب شاہ ہسپتال کے ڈاکٹر عاجز آگئے تو آپ کو حیدر آباد ہسپتال منتقل کردیا گیا لیکن وہاں بھی علاج کارگر نہ ہوسکا اور آپ نے 29۔ ستمبر 1974ء کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ اناللہ.....

30 مئی 1974ء کو جنازہ پڑھا گیا جس میں احمدیوں کے علاوہ غیراز جماعت افراد نے بھی بھاری تعداد میں شرکت کی۔ (۔) مرحوم کو ان کی اپنی زمین میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔

آپ کا قاتل رفیق میمن کسی جرم میں سات سال تک جیل میں رہا۔ وہاں سے رہا ہونے کے بعد اس کا ایکسیڈنٹ ہوا جس میں اس کے اوپر سے ٹرک گزر گیا اور اس کی لاش رات بھر کتے نوچتے رہے۔ قاتل کا خاندان مشہور کاروباری خاندان تھا۔ اس کا کاروبار اور خاندان بھی تباہی و بربادی سے دوچار ہوا۔

مکرم محمد افضل کھوکھر صاحب اور محمد اشرف کھوکھر صاحب گوجرانوالہ تاریخ (قربانی) یکم جون 1974ء مکرم محمد افضل کھوکھر (۔) کی اہلیہ سعیدہ افضل بیان کرتی ہیں کہ (قربانی) سے چند روز پہلے افضل (۔) عشاء کی نماز پڑھ کر گھر واپس آئے تو میں بستر میں بیٹھی رو رہی تھی۔ دیکھ کر کہنے لگے سعیدہ کیوں رو رہی ہو۔ میں نے کہا یہ کتاب "روشن ستارے" پڑھ رہی تھی اور میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں بھی حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ہوتی اور میرا نام کسی نہ کسی رنگ میں ایسے روشن ستاروں میں شمار ہو جاتا۔ اس پر افضل کہنے لگے یہ آخرین کا زمانہ ہے' اللہ کے حضور قربانیاں پیش کرو تو تم بھی اوّلین سے مل سکتی ہو اور پہلوں میں شمار ہو سکتی ہو۔ مجھے کیا خبر تھی کہ کتنی جلدی اللہ تعالیٰ میری آرزو کو پورا کرے گا اور کتنی دردناک قربانیوں میں سے مجھے گزرنا پڑے گا۔

31۔ مئی کی رات احمدیوں کے خلاف فسادات کا جوش تھا۔ ساری رات جاگ کر دعائیں کرتے گزر گئی۔ ہم جیسے بھی بن پڑا اپنا دفاع کرتے رہے۔ مجھے وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ میرے شوہر اور بیٹے کے ساتھ یہ میری آخری رات ہے۔ یکم جون کو جلوس نے حملہ کردیا۔ عورتوں کو افضل (۔) نے اپنے ہمسایوں کے گھر بھیج دیا اور خود باپ بیٹا گھر پر ٹھہر گئے۔ کیونکہ اس وقت ہدایت یہی تھی کہ کوئی مرد اپنا گھر نہیں چھوڑے گا لیکن عورتوں اور بچوں کو بچانے کی خاطر ان کو بے شک محفوظ جگہوں میں پہنچا دیا جائے۔ کہتی ہیں کہ سارا دن شور بپا رہا اور حملہ ہوتا رہا۔ توڑ پھوڑ کی آوازیں آتی رہیں۔ مگر ہمیں کچھ پتہ نہیں تھا کہ باپ بیٹے پر کیا گزری اور ظالموں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ رات ہمیں ایک اور جگہ منتقل کردیا گیا۔ وہاں اپنے خاوند افضل صاحب اور اپنے بیٹے اشرف کا انتظار کرتی رہی۔

رات گیارہ بجے ان کو بتایا گیا کہ دونوں باپ بیٹا (قربان) ہوگئے ہیں۔ اناللہ...... بعد میں معلوم ہوا کہ انہیں بڑے دردناک طریقے سے مارا گیا تھا۔ چھُرے مارے گئے۔ انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ پھر اینٹوں سے سر کُوٹے گئے۔ اس طرح پہلے بیٹے کو باپ کے سامنے مارا گیا۔ جب اس نوجوان بیٹے کو اس طرح کچل کچل کر مار دیا گیا تو پھر باپ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اب بھی ایمان لے آؤ اور مرزا غلام احمد قادیانی کو گندی گالیاں دو۔ ایک موقعہ کے گواہ کے بیان کے مطابق افضل نے جواب دیا کہ کیا تم مجھے اپنے بیٹے سے ایمان میں کمتر سمجھتے ہو جس نے میرے سامنے اس بہادری سے جان دی ہے۔ جب آخری وقت سسکتے ہوئے وہ پانی مانگ رہا تھا تو گھر پر جو عمارت کے لئے ریت پڑی تھی وہ اس کے منہ میں ڈال دی اور باپ نے یہ نظارہ بھی دیکھا اس نے کہا جو چاہو کرلو' اس سے بدتر سلوک مجھ سے کرو مگر اپنے ایمان سے متزلزل نہیں ہوں گا۔ اس پر ان کو اسی طرح نہایت ہی دردناک عذاب دے کر (قربان) کیا گیا۔ اور پھر دونوں کی نعشیں تیسری منزل سے گھر کے نیچے پھینک دی گئیں اور سارا دن کسی کو اجازت نہیں تھی کہ وہ ان کی نعش کو اٹھا سکے۔

مکرم محمد افضل کھوکھر (۔) نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے۔ دو بیٹیاں طیبہ سعید صاحبہ اور طاہرہ ماجد صاحبہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ ایک بیٹی عزیزہ ثمینہ یاسمین کھوکھر صاحبہ یہاں یو۔ کے میں آباد ہیں۔ دونوں بیٹے آصف محمود کھوکھر اور بلال احمد کھوکھر بھی کینیڈا میں مقیم ہیں اور ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں۔ اور تمام پسماندگان خدا کے فضل سے دین و دنیا کی نعمتوں سے متمتع ہیں۔

(قربانی) چوہدری منظور احمد صاحب اور چوہدری محمود احمد صاحب گوجرانوالہ تاریخ (قربانی) یکم جون 1974ء چوہدری منظور احمد صاحب کی بیوی محترمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ جون 1974ء میں جب حالات خراب ہوئے تو پولیس ان کے بیٹے مقصود احمد کو ایک مولوی کے کہنے پر دکان سے گرفتار کرکے لے گئی اور حوالات میں بند کردیا۔ اگلے دن جلوس نے گھروں پر حملہ کردیا۔ عورتوں کو ایک احمدی گھر پر جو بظاہر محفوظ تھا پہنچا دیا گیا۔ بعض لوگوں نے بتایا کہ ان کے گھروں کو جلوس نے آگ لگا دی ہے اور وہاں پر موجود تمام افراد زخمی ہوگئے ہیں حالانکہ اس وقت تک وہ (قربان) کئے جاچکے تھے۔ اس دن شام کو جب ایک ٹرک چھ (قربان ہونے والوں) کو لے کر راہوالی پہنچا تو اس وقت پسماندگان کو پتہ چلا کہ ان کے پیارے (قربان) ہوچکے ہیں۔ جلوس کے خطرے سے جو پیچھے لگا ہوا تھا ٹرک ان لاشوں کو لے کر چلا گیا اور پسماندگان ان کے چہرے بھی نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھ سکے۔

صفیہ صدیقہ صاحبہ اپنے بیٹے کی (قربانی) کا واقعہ مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ جلوس کے ساتھ جو پولیس تھی اس کا ایک سپاہی راہوالی کا رہنے والا تھا۔ اس نے بتایا کہ یکم جون کو سول لائن میں ایک گھر کی چھت پر جو معرکہ گزرا وہ دیکھ کر مجھے معلوم ہوا کہ (بزرگ) کیسے جان نثار کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا' میں اس لڑکے کو کبھی بھلا نہیں سکوں گا جس کی عمر بمشکل سترہ اٹھارہ برس ہوگی۔ سفید رنگ اور لمبا قد تھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک بندوق تھی۔ جلوس میں شامل لوگوں کی ایک بڑی تعداد پولیس سمیت اس کے مکان کی چھت پر چڑھ گئی۔ ہمارے ایک ساتھی نے جاتے ہی اس کے ہاتھ پر ڈنڈا مارا اور بندوق چھین لی۔ جلوس اس لڑکے پر تشدد کر رہا تھا۔ جلوس میں سے کسی نے کہا "مسلمان ہو جاؤ اور کلمہ پڑھو" اس نے کلمہ پڑھا اور کہا میں سچا احمدی ___ (-) ہوں۔ جلوس میں سے کسی نے کہا کہ مرزا کو گالیاں دو۔ اس لڑکے نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا یہ کام میں نہیں کر سکتا' یہ کام میں کبھی نہیں کروں گا اور ان کی ایک نہ سنی۔ اس نے کہا تم مجھے اس کو گالیاں دینے کے بارہ میں کہہ رہے ہو جو اس جان سے بھی زیادہ پیارا ہے اور ساتھ ہی اس نے مسیح موعود زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ نعرہ لگانے کی دیر تھی کہ جلوس نے اس لڑکے کو چھت سے اٹھا کر نیچے پھینک دیا اور اس پر اینٹوں اور پتھروں کی بارش شروع ہو گئی۔ چھت پر بنے ہوئے پردوں کی جالیاں توڑ کر بھی اس پر پھینکیں۔ یہ وہ واقعہ ہے جو اس دن اس پولیس والے نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ان ظالموں کا کیا انجام ہوا اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر اکثر ایسے لوگ آخرت کے علاوہ دنیا کے عذاب میں بھی مبتلا کئے جاتے ہیں۔ جن کے حالات بھی معلوم ہو سکے ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

(قربانی) مکرم چوہدری شوکت حیات صاحب تاریخ (قربانی) یکم جون 1974ء مکرم چوہدری شوکت حیات صاحب تھہیم 1920ء میں مکرم چوہدری محمد حیات خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس' (رفیق) حضرت مسیح موعود (-) کے ہاں حافظ آباد میں پیدا ہوئے۔ تعلیم حافظ آباد اور قادیان میں حاصل کی۔ پھر پولیس میں ملازمت اختیار کی۔ 31۔ مئی بروز جمعتہ المبارک 1974ء کو حافظ آباد شہر میں ہنگامہ ہوا اور یہ ہنگامہ یکم جون کو زور پکڑ گیا۔ شور شرابہ کرنے والوں کی ٹولیاں شہر میں نعرے بازی کر رہی تھیں۔ (-) مرحوم کے بچوں کی سٹیشنری کی ایک دکان تھی جس کے متعلق خبر ملی کہ لوٹ لی گئی ہے اور بقیہ سامان کو آگ لگا دی گئی ہے۔ آپ بچوں سمیت جائے وقوعہ پر پہنچے تو پتہ چلا کہ شرپسند لوٹ مار کر کے جا چکے ہیں اور آگ پر پولیس نے قابو پا لیا ہے۔

آپ اپنی دکان کے سامنے چوبارہ پر بیٹھ گئے۔ آپ کا ایک بیٹا شفقت حیات بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اتنے میں ایک ہجوم گزرا جو حضرت مسیح موعود (-) کی شان میں گستاخی کر رہا تھا۔ آپ نے جلوس کی قیادت کرنے والوں کو کہا کچھ حیا کرو۔ جن کی تم توہین کر رہے ہو انہوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ آپ اس وقت اندازہ نہ لگا سکے کہ اس وقت اصولوں پر شرپسندی غالب ہے۔ چنانچہ بجائے سرد پڑنے کے ان کی آتش غضب اور بھی شعلہ زن ہوئی اور آپ کے ان الفاظ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ شریروں نے کہا ان کو پکڑ لو۔ قریب ہی ریلوے لائن تھی چنانچہ وہ وہاں سے پتھر اٹھا اٹھا کر آپ کو مارنے لگے۔ آپ کا بیٹا شفقت حیات جو وہاں موجود تھا ان کے ہی پھینکے ہوئے پتھر جوابا انہیں مارنے لگا اور کچھ دیر ان کو مزید پیش قدمی نہ کرنے دی۔ اسی اثناء میں انہیں کسی نے بتایا کہ سامنے سے تم کامیاب نہیں ہو سکو گے' مکان کے پچھواڑے سے حملہ کرو۔ چنانچہ وہ پیچھے سے حملہ آور ہوئے۔ پہلے آپ کے بیٹے کو پتھروں سے شدید زخمی کیا۔ ان کے جسم پر چالیس کے قریب زخم آئے لیکن وہ تقریباً ایک مہینہ مسلسل علاج کے بعد صحت یاب ہو گئے۔ ان کے والد شوکت حیات کو وہ ظالم گھسیٹ کر نیچے لے گئے اور پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا۔ اتنے میں پولیس بھی آ گئی اور شرپسند موقع سے بھاگ گئے۔ ابھی آپ میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ چنانچہ فوراً آپ کو ایک عزیز مکرم حق نواز صاحب نے اپنی گاڑی میں ڈال کر لاہور کا قصد کیا لیکن آپ زخموں کی تاب نہ لا سکے اور رستہ ہی میں دم توڑ گئے۔ اناللہ.....

بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے چھوڑے۔ اہلیہ فروری 1990ء میں وفات پا گئیں اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ اور بچوں میں سے بیٹی نشاط افزا ڈسکہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ بڑے بیٹے شفقت حیات گوجرانوالہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ دوسرے بیٹے عظمت حیات ٹورانٹو (کینیڈا) میں آباد ہیں۔ جبکہ تیسرے بیٹے سعادت حیات صاحب جرمنی میں مقیم ہیں۔

قریشی احمد علی صاحب گوجرانوالہ یوم (قربانی) یکم جون 1974ء آپ 1943ء میں سنداں والی ضلع سیالکوٹ میں مکرم حکیم فضل دین صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ بلوغت کے بعد گوجرانوالہ شہر میں منتقل ہو گئے۔

واقعہ (قربانی) 29۔ مئی 1974ء کو گوجرانوالہ میں حالات خراب ہونا شروع ہوئے۔ آپ کے بیٹے ڈاکٹر ناصر احمد صاحب جو ناظم اطفال ضلع تھے اور جماعت کی طرف سے حالات کا جائزہ لینے کی ڈیوٹی پر تھے' نے گھر آ کر اپنے والد محترم کو بتایا کہ حالات خراب ہیں۔ کہنے لگے کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ 30 مئی کو حالات مزید خراب ہو گئے۔ چنانچہ یکم جون کو عورتیں اور بچے قریشی مجید احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل کے گھر پہنچا دیئے گئے۔ اور مردوں کو گل روڈ میں ایک احمدی گھرانے میں اکٹھا کر دیا گیا۔

جلوس نے ان کا رخ کیا اور سب سے پہلے سعید احمد خان صاحب اور ان کے خسر مکرم چوہدری منظور احمد صاحب کو (قربان) کیا گیا۔ ان کے گھر قریشی احمد علی صاحب بھی تھے۔ شرپسند بعد ازاں پھر ان پر حملہ آور ہوئے اور ان پر کسّی کا وار کیا گیا جو اتنا گہرا لگا کہ موقعہ پر ہی (قربان) ہو گئے۔

سعید احمد خان صاحب ابن محمد یوسف صاحب مندوخیل۔ تاریخ (قربانی) یکم جون 1974ء سعید احمد صاحب (-) 26 مئی 1937ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان لاہور سے پاس کیا اور لاہور ہی سے ایف۔ اے کیا۔ 1963ء میں ان کی شادی انیسہ طیب صاحبہ بنت چوہدری منظور احمد صاحب سے ہوئی۔ فیصل آباد میں سیکرٹری مال اور قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ملازمت کے سلسلہ میں کوئٹہ کے قیام کے دوران وہاں بھی قائد خدام الاحمدیہ رہے۔ آپ نے نیروبی کینیا میں بھی کچھ عرصہ گزارا۔ وہاں پہلے نائب قائد خدام الاحمدیہ تھے پھر قائد خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر گوجرانوالہ منتقل ہو گئے۔ جب آپ نے سول لائن گوجرانوالہ میں اپنا مکان بنوایا تو ساتھ ہی (بیت) احمدیہ کی بنیاد رکھ دی۔ احاطہ گھیر کر اس پر (بیت) احمدیہ کا بورڈ لگا دیا۔ اسی دن سے مولوی حضرات نے جو قریبی مسجد کے تھے' آپ کی سخت مخالفت شروع کر دی۔ 1974ء کے حالات سے پہلے ہی (بیت) سے بورڈ اتارنے اور (بیت) احمدیہ کو (منہدم) کرنے اور آپ کے قتل کے پروگرام بن چکے تھے۔

واقعہ (قربانی) یکم جون 1974ء بروز ہفتہ سول لائن گوجرانوالہ میں صبح کے وقت جلوس آیا اور ساتھ ساتھ پولیس والے بھی تھے۔ مکرم سعید احمد خان صاحب تھانیدار کے پاس گئے کہ جلوس کو روکو مگر کافی بحث کے بعد کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ آخر جب آپ واپس آنے لگے تو اس تھانیدار نے اشارہ کیا۔ اس پر جلوس مکرم سعید احمد خان صاحب پر ٹوٹ پڑا اور پتھروں اور ڈنڈوں سے آپ کو بیدردی سے موقع پر ہی شہید کر دیا۔ اناللہ.....

پسماندگان (-) مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بڑا بیٹا رشید احمد خان آجکل آسٹریلیا میں ہے۔ بیٹی منورہ کینیڈا میں ہے اور مکرم مبارک اعظم صاحب کی اہلیہ ہیں۔ سیکرٹری تربیت کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ دوسری بیٹی فرزانہ منیب صاحبہ بھی شادی شدہ ہیں جن کے میاں مکرم رائے منیب احمد صاحب آجکل نائب ناظم انصار اللہ شیخوپورہ ہیں۔ تیسری بیٹی شبنم نواز صاحبہ ان دنوں کینیڈا میں ہیں۔ چوتھی درثمین مسرور صاحبہ ہیں جن کی شادی مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی کے پوتے مسرور احمد صاحب سے ہوئی ہے اور ان دنوں کراچی میں مقیم ہیں۔

(قربانی) بشیر احمد صاحب' منیر احمد صاحب گوجرانوالہ یوم (قربانی) 2۔ جون 1974ء بشیر احمد صاحب مرکز احمدیت قادیان کے ایک قریبی گاؤں ٹوڈرمل میں 1943ء میں پیدا ہوئے۔ بوقت ہجرت آپ کی عمر چار سال تھی۔ میٹرک کے بعد محکمہ صحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ملازمت اختیار کرلی اور آخری وقت تک اسی محکمہ سے منسلک رہے۔ ان کے چھوٹے بھائی منیر احمد صاحب دسمبر 1956ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ بوقت (قربانی) عمر بیس سال تھی۔ ابھی غیر شادی شدہ تھے اور پنکھوں کے کارخانہ میں کام کرتے تھے۔

واقعہ (قربانی) یکم جون بروز ہفتہ ڈیوٹی سے گھر آئے تو اپنی والدہ سے کہنے لگے "اماں جلوس آرہا ہے" والدہ نے کہا اچھا بیٹا بتاؤ کیا پسند ہے' میں وہی پکاتی ہوں۔ والدہ نے حسب منشاء چاول پکائے مگر انہوں نے جی بھر کر نہ کھائے۔ اس کے بعد آپ والدین کو اپنے دوست سلیم کے گھر چھوڑ آئے اور ان کی حفاظت کی تاکید کی۔ دونوں بھائی بشیر احمد اور منیر احمد رات بھر مکان کی چھت پر پہرہ دیتے ہوئے جاگتے رہے۔ جلوس کا جس طرف سے آنا متوقع تھا اس طرف ناکہ بندی کا انتظام تھا مگر جلوس اس قدر کثیر تعداد میں تھا کہ نہ رک سکا اور آگے بڑھتا آیا یہاں تک کہ ان کے مکان کے پاس آگیا۔ چنانچہ آپ نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہم نے بھاگنا نہیں' حضور کا حکم ہے کہ اپنا گھر چھوڑ کر بھاگنا نہیں۔ خواہ ہم مارے جائیں۔ چنانچہ جلوس نے ہلہ بول دیا اور آپ دونوں حقیقی بھائیوں بشیر احمد اور منیر احمد کو موقعہ پر ہی نہایت اذیت سے (قربان) کردیا گیا۔ اناللہ.....

محمد رمضان صاحب و محمد اقبال صاحب ابناء' محترم علی محمد صاحب

یوم (قربانی) 2۔ جون 1974ء دونوں ویرووال تحصیل "ترن تارہ" ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے جو کہ قادیان کے قریب ایک گاؤں ہے۔ قادیان سے اتنا قریب تو نہیں جتنا لکھا ہے لیکن بہرحال لکھا ہوا یہی ہے کہ قادیان کے قریب ایک گاؤں ہے۔ 1947ء میں جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو آپ کے والدین نے وہاں سے نقل مکانی کرکے فیصل آباد میں سکونت اختیار کی۔ کچھ عرصہ فیصل آباد میں رہنے کے بعد آپ "کوہلووال" ضلع گوجرانوالہ میں منتقل ہو گئے اور 2۔ جون 1974ء کو مخالفین احمدیت دونوں بھائیوں محمد رمضان صاحب اور محمد اقبال صاحب کو دھوکہ دہی سے گھر سے بلا کر لے گئے اور گاؤں کے قریب ایک نہر کے کنارے لے جاکر دونوں کو گولی مار کر (قربان) کردیا گیا۔ نعشیں نہر میں پھینک دیں۔ محمد رمضان (-) کی نعش تو برآمد ہو گئی مگر محمد اقبال (-) کی نعش کوشش کے باوجود دستیاب نہ ہو سکی۔ اناللہ....

(قربانی) غلام قادر ابن روشن دین صاحب اور چوہدری عنایت اللہ صاحب ابن فضل دین صاحب گوجرانوالہ۔

تاریخ (قربانی) 2۔ جون 1974ء مکرم غلام قادر صاحب کے والد روشن دین صاحب ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے اور اپنے چار بھائیوں میں سے اکیلے احمدی تھے۔ غلام قادر صاحب کی شادی ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ آپ کی بیوی ایک جان لیوا بیماری کے باعث آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گئی تھیں۔ آپ کنگنی والا ضلع گوجرانوالہ میں مقیم تھے۔

واقعہ (قربانی) آپ کے بیٹے خالد محمود کا بیان ہے کہ ایک دن جلوس آیا مگر والد صاحب گھر پر موجود نہ تھے اور جلوس کو لوگوں نے واپس لوٹا دیا۔ جب آپ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ تھانہ گئے اور پولیس کو مطلع کیا۔ چنانچہ آپ کے ساتھ تھانیدار آیا۔ اس نے گاؤں میں ایک قصاب کو ڈانٹا جو کہ بدمعاش اور مخالف احمدیت تھا اور یقین دلا کر چلا گیا کہ آپ کو اب کوئی کچھ نہیں کہے گا اور ایک حوالدار کی ڈیوٹی لگائی کہ ان کے گھروں کی حفاظت کرنا۔ اس نے بھی اپنی طرف سے تسلی دی اور کہا کہ آپ گھبرائیں نہیں رات کو پولیس کے آدمی سول کپڑوں میں آجائیں گے اور آپ کی حفاظت کریں گے مگر رات بھر کوئی نہ آیا۔ اسی رات خریدے گئے پیشہ ور قاتلوں کا ایک گروہ دو احمدیوں کو کسی اور جگہ (قربان) کرکے پہلے چوہدری عنایت اللہ صاحب کے پاس آیا اور ان کو پکڑ کر ساتھ لے گیا اور انہیں پوچھا کہ وہ جو تھانے روز جاتا ہے اس کا گھر کون سا ہے ؟ چنانچہ وہ ساتھ ہو لئے اور غلام قادر (-) کے دروازے کی نشاندہی کی اور قاتلوں کے کہنے پر ان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ یہ سحری کا وقت تھا۔ غلام قادر صاحب نے پوچھا کون ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ میں عنایت اللہ ہوں۔ چنانچہ آپ نے بلاتردد دروازہ کھول دیا۔ جونہی آپ باہر آئے تو قاتلوں نے آپ کو گھیر لیا اور مجبور کرکے دونوں یعنی غلام قادر صاحب اور عنایت اللہ صاحب کو گاؤں سے باہر لے گئے اور باہر کھیتوں میں دونوں کو (قربان) کر ڈالا۔ اناللہ....

غلام قادر صاحب (-) نے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑیں۔ ان کے ایک بیٹے گوجرانوالہ میں ہوتے ہیں جبکہ باقی ساری اولاد ربوہ میں مقیم ہے۔

مکرم عنایت اللہ صاحب (-) قادیان کے نزدیک گاؤں "کھارا" کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد فضل دین صاحب اور والدہ محترمہ سراج بی بی صاحبہ بہت نیک اور مخلص احمدی تھے۔ ان کے پسماندگان میں بیوہ حنیفاں بی بی صاحبہ' ایک بیٹا محمد انور اور دو بیٹیاں نسیم اختر اور کوثر پروین صاحبہ ہیں۔ بیٹا آسٹریلیا میں اور باقی خاندان ربوہ میں آباد ہے۔

(قربانی) محمد الیاس عارف صاحب

آپ 10۔ اکتوبر 1945ء کو مکرم ماسٹر محمد ابراہیم شاد صاحب کے ہاں "مومن" ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے چک چھور نمبر 117 میں حاصل کی پھر اسلامیہ کالج خانیوال سے ایف۔ اے اور بی۔ اے کیا۔

واقعہ (قربانی) 1974ء کی تحریک مخالفت میں آپ واہ کینٹ میں تھے۔ جب ٹیکسلا میں احمدیت دشمن تحریک نے شدت اختیار کی تو وہاں کرائے کے غنڈوں اور قاتلوں میں اسلحہ تقسیم کردیا گیا اور احمدیوں کے مکانوں پر نشان لگا دیئے گئے۔ آپ کے مکان پر بھی نشان لگا دیا گیا۔ 4۔ جون 1974ء کو آپ نے اپنے چھوٹے بھائی محمد اسحاق ساجد صاحب کے ہمراہ اپنی بیوی بچوں کو واپس اپنے گاؤں بھیجنے کا فیصلہ کیا اور صبح سات بجے ٹیکسلا سے انہیں بس پر بٹھایا۔ خود گھر جاکر ناشتہ کیا۔ اپنی سائیکل لی۔ مکان کو تالا لگایا اور چابی مالک مکان کو دیتے ہوئے کہا کہ تین چار بجے واپس آجاؤں گا۔ لیکن ابھی آپ گھر سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ تک ہی پہنچے تھے کہ وہاں تین مولوی اور ایک کرائے کا قاتل گھات میں تھے۔ مولویوں نے اس کرائے کے قاتل کو اشارہ کیا۔ چنانچہ اس نے رائفل سے فائر کیا۔ گولی (-) مرحوم کے سینے میں لگی اور آپ موقع پر وہیں جام (قربانی) نوش کر گئے۔ اناللہ....

آپ کی تدفین اولاً چک چھور میں ہوئی پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (-) کی خاص اجازت سے 1975ء میں تابوت ربوہ لاگیا اور مقبرہ (قربانی) میں دفن کیا گیا۔ (-) مرحوم لمپنے پیچھے ایک بیٹی' ایک بیٹا اور بیوہ چھوڑ گئے۔ بیٹی کی شادی ہو چکی ہے اور بیٹا عطاء القیوم عارف آجکل آسٹریلیا میں مقیم ہے۔

(-) مرحوم کی اہلیہ ثریا بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے ہمارے مالک مکان غزن خان نے بتایا کہ (-) مرحوم کی (قربانی) کے کچھ عرصہ بعد قاتل کو ایک پاگل کتے نے کاٹا جس سے وہ ذہنی توازن کھو بیٹھا اور کتے کی طرح بھونکنے لگا۔ ایک ماہ بعد اس کے گھر والوں نے اسے زنجیر سے باندھ دیا۔ تین چار دن بعد وہ غضب الٰہی کا مورد ٹھہر کر اسی حالت میں مرگیا۔

مکرم نقاب شاہ مہمند صاحب ولد محمد شاہ آف مردان

تاریخ (قربانی) 8۔ جون 1974ء۔ آپ بازید خیل کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد کا نام محمد شاہ تھا جو احمدی نہیں تھے مگر آپ کے دادا گل فراز صاحب غیر مبائع احمدی تھے۔

واقعہ (قربانی) نقاب شاہ مہمند صاحب 8۔ جون 1974ء کو پشاور کے اندرون کے ایک بجے سائیکل پر جاتے ہوئے 37 سال کی عمر میں (قربان) کردیئے گئے۔ اناللہ.....

آپ ٹیچر تھے اور ٹیچرز ایسوسی ایشن کے صدر رہے۔ آپ مکرم الطاف خان صاحب کے داماد تھے۔ (قربان) کرنے والا بظاہر ان کا دوست تھا۔ جب کسی نے پکڑنے کی کوشش کی تو اس نے آواز دی کہ قادیانی تھا مار دیا میرا پیچھا کرنے کی کوشش نہ کرو۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اہلیہ زندہ ہیں اور امریکہ جاچکی ہیں۔

صوبیدار غلام سرور صاحب اور ان کے بھتیجے اسرار احمد خان صاحب آف ٹوپی ضلع مردان

یوم (قربانی) 9۔ جون 1974ء صوبیدار غلام سرور صاحب کا آبائی گاؤں مینی ہے جو ٹوپی سے دس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آپ پاک فوج کے محکمہ انٹیلی جنس میں ایریا افسر تھے۔ ٹوپی میں جب حالات خراب ہو رہے تھے تو ایک غیر احمدی بوڑھے شخص نے جو لکڑی کا کام کرتا تھا' آپ کو بتایا کہ لوگ آپ کو قتل کرنے کا پروگرام بنا چکے ہیں اس لئے آپ کہیں اور چلے جائیں۔ آپ نے اس کو جواب دیا کہ اگر مجھے دین حق کی خاطر (قربانی) نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کون سی خوش بختی اور سعادت ہوگی۔

واقعہ (قربانی) 9۔ جون 1974ء کو ٹوپی قصبہ کے محلہ خوشحال آباد میں شرپسندوں

نے قتل وغارت‘ لوٹ مار اور آتشزدگی کا بازار گرم کئے رکھا۔ اس دن آٹھ احمدیوں کو (قربان) کیا گیا اور ستر سے زائد مکانات‘ ڈیوڑھیاں‘ حجرے‘ بنگلے اور دکانیں تباہ کی گئیں۔ آپ اور آپ کا بھتیجا اسرار احمد گھر پر ہی موجود رہے۔ آپ کے مکانوں کی پچھلی طرف واقع قبرستان سے پر جوش ہجوم کے لوگ حملہ آور ہوئے۔ اگرچہ آپ نے حفظ ماتقدم کے طور پر فائر کرکے ان کو ڈرایا مگر وہ تعداد میں بہت زیادہ تھے۔ ان میں سے ایک حملہ آور نے آپ کو گولی ماردی جس سے آپ موقعہ پر ہی جام (قربانی) نوش کر گئے۔ اناللہ....

(قربانی) کے بعد ان بدبختوں نے آپ کے بے جان جسم پر گولیوں کی بوچھاڑ کردی۔ پھر آپ کی نعش کو گھسیٹ کر گلی کے چوراہے میں لے آئے اور پتھر مار مار کر بری طرح کچلا اور اپنی دانست میں مسخ کر دیا۔ آپ موصی تھے لیکن حالات کی سنگینی کے پیش نظر آپ کو وہیں دفن کردیا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کے بھائی مکرم احمد جان خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (۔) کی خدمت میں آپ کی میت ربوہ بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضور نے ان کو جواب دیا کہ (قربان) جہاں دفن ہوتا ہے وہی جگہ اس کے لئے جنت ہوتی ہے۔ ایک وقت آئے گا جب ان (قربان ہونے والوں) کی قربانی رنگ لائے گی اور لوگ کہیں گے کہ یہ خوش قسمت لوگ ہیں جن کو احمدیت کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کی توفیق ملی۔ البتہ حضور نے بہشتی مقبرہ میں آپ کا یادگاری کتبہ لگانے کی اجازت مرحمت فرمائی جس کی تعمیل کردی گئی۔

(قربانی) کے وقت آپ کی عمر باون سال تھی۔ آپ کی بیوہ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ آجکل ربوہ میں اپنے بچوں کے پاس مقیم ہیں۔ بچوں میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں آپ کی یادگار ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم آفتاب احمد خان صاحب شادی شدہ ہیں اور بیوی بچوں سمیت متحدہ عرب امارات میں بسلسلہ روزگار مقیم ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم انوار احمد خان صاحب بھی شادی شدہ ہیں اور مع اہل و عیال ربوہ میں ہیں۔ خان بابا سپر سٹور کے نام سے گول بازار ربوہ میں گارمنٹس اور جنرل سٹور کا کام کرتے ہیں۔ تیسرے بیٹے مکرم امین احمد خان صاحب ہیں۔ بیٹیوں کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ مکرمہ رسول بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد اقبال خان صاحب جو چپ بورڈ فیکٹری جہلم میں ملازم ہیں۔ مکرمہ فرحت حسین صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد خان صاحب جو تربیلا میں اپنا کاروبار کر رہے ہیں اور مکرمہ امتہ المجیب صاحبہ زوجہ اعجاز احمد خان صاحب ہیں جو راولپنڈی میں پرائیویٹ سروس کرتے ہیں۔

مکافات عمل جس شخص نے آپ کو (قربان) کیا تھا۔ اس پر جولائی 1974ء کے تیسرے ہفتہ میں آسمانی بجلی گری اور وہ جھلس کر مر گیا۔

آپ کے سگے بھتیجے **مکرم اسرار احمد خان صاحب** جنہیں آپ کے ساتھ ہی (قربان) کیا گیا تھا الحاج سلطان سرور خان صاحب آف ٹوپی ضلع مردان کے صاحبزادے تھے۔ (قربانی) سے کچھ عرصہ پہلے یہ اپنے والد محترم کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر چکے تھے۔ ان کا میٹرک کا رزلٹ (قربانی) کے بعد نکلا۔ (قربانی) کے وقت عمر سولہ سترہ سال تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔ (قربانی) آپ کی کنپٹی پر پستول کے فائر سے ہوئی۔ (قربانی) کے بعد آپ پر پتھراؤ کیا گیا‘ خنجروں سے وار کئے گئے اور آخر ہجوم نے ازمنہ گزشتہ کے (قربان ہونے والوں) کی یاد تازہ کرتے ہوئے ان کی دونوں ٹانگوں کو مخالف سمتوں میں کھینچتے ہوئے ان کی لاش کو دو نیم کر دیا۔ ایک عورت یہ لرزہ براندام کرنے والا خونی کھیل نہ دیکھ سکی اور زور زور سے چیخنے لگی اور بلند آواز سے بددعائیں دینے لگی۔ اس پر قاتلوں کی رائفلوں کا رخ اس کی طرف پھر گیا مگر کچھ لوگ آڑے آگئے کہ یہ قادیانی نہیں ہے۔

اسرار احمد کو ان کے چچا صوبیدار غلام سرور (۔) کے ساتھ ٹوپی میں ہی دفن کیا گیا۔ ان کے پسماندگان میں والد مکرم الحاج سلطان سرور خان صاحب (جو کہ اب وفات پا چکے ہیں) اور والدہ مکرمہ امتہ الودود صاحبہ کے علاوہ تین بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ والدہ ربوہ میں مقیم ہیں جبکہ بڑے بھائی مکرم ابرار احمد خان صاحب مع اہل و عیال متحدہ عرب امارات میں مقیم ہیں۔ دوسرے بھائی مکرم زبیر احمد خان صاحب بھی شادی شدہ ہیں اور مع فیملی جرمنی میں مقیم ہیں۔ تیسرے بھائی مکرم اسرار احمد خان وقار صاحب غیر شادی شدہ ہیں اور ایف۔ اے کے طالب علم ہیں۔ یہ بھائی کی (قربانی) کے بعد پیدا ہوئے۔ والدین نے ان کا نام (۔) بیٹے کے نام پر اسرار احمد خان وقار رکھا ہے۔ پانچوں بہنیں ربوہ میں مقیم ہیں۔ ان کے اسماء یہ ہیں۔ مکرمہ امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض احمد خان صاحب‘ مکرمہ یاسمین کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد خان صاحب‘ مکرمہ آسیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم انوار احمد خان صاحب‘ مکرمہ فرخندہ ناز صاحبہ اہلیہ مکرم عارف احمد خان صاحب‘ اور مکرمہ فہمیدہ ناز صاحبہ۔ یہ آخری ابھی غیر شادی شدہ ہیں اور بی۔ اے کی طالبہ ہیں۔

مکافات عمل غیر احمدی عینی شواہد کے مطابق جس شخص نے اسرار احمد خان سے بربریت کا یہ سلوک کیا وہ اسی رات پاگل ہو گیا اور پاگل خانہ میں بند کر دیا گیا۔ اس کی بیوی بھی ذہنی توازن کھو بیٹھی اور گھر میں ہر وقت رسیوں سے بندھی رہتی۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 30 جولائی 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 15۔ ستمبر 1999ء

12-50 a.m. نارویجین آئٹم۔
1-10 a.m. انٹرویو محمد انور صاحب ضمیر کے قیدی۔
1-25 a.m. ہماری کائنات۔
1-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ نمبر 29
3-00 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔ نمبر 18
3-20 a.m. تقریر۔ حضرت سعد بن معاذ کی زندگی از حافظ مظفر احمد صاحب۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن کلاس۔ نمبر 24
5-00 a.m. لقاء مع العرب۔
6-00 a.m. فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ جمعہ 12-11-89
6-55 a.m. اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
7-55 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
8-20 a.m. تقریر۔ حضرت سعد بن معاذ کی زندگی از حافظ مظفر احمد صاحب۔
8-55 a.m. ترجمۃ القران کلاس نمبر 29
10-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن کلاس۔
11-05 a.m. سواحیلی آئٹم خطبہ جمعہ 23-8-96
12-25 p.m. ہماری کائنات۔
12-55 p.m. لقاء مع العرب۔
2-00 p.m. اردو کلاس۔
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. سپینش زبان سیکھئے۔
5-00 p.m. اردو بولنے والے احباب اور مہمانوں کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 30
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ نمبر 1
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 16۔ ستمبر 1999ء

12-35 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن فرانس پروگرام۔
1-05 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔
1-20 a.m. درثمین۔
1-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ نمبر 30
2-55 a.m. سپینش زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 4
3-20 a.m. تقریر۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ نمبر 1
5-05 a.m. لقاء مع العرب۔
6-05 a.m. اردو بولنے والے احباب کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
7-10 a.m. اردو کلاس۔
8-10 a.m. سپینش زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 4
8-35 a.m. تقریر۔
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 30
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ نمبر 1
11-05 a.m. سندھی آئٹم خطبہ جمعہ 23-10-98
12-05 p.m. درس ملفوظات۔
12-20 p.m. درثمین۔
12-55 p.m. لقاء مع العرب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1-55 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
4-40 p.m. عربی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر12
5-00 p.m. تبرکات۔ تقریر۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب از جلسہ سالانہ 1968ء
6-00 p.m. بنگالی سروس۔
7-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن کلاس۔
8-30 p.m. ڈاکومنٹری از احمدیہ ٹیلی ویژن پاکستان۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔درس ملفوظات۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

اگر مطالعہ کرنے کی عمر نہیں تو اسے کوئی مضمون ضرور سنایا جائے۔ سیکرٹری وقف نو اجتماعی طور پر کلاس کی صورت میں اگر وہ مضمون سنانے کا انتظام کرسکیں تو بہت بہتر ہے۔ تاکہ حضور انور کی اس ہدایت پر عمل بھی ہو اور واقفین نو کی تربیت بھی بہتر رنگ میں ہو سکے۔ اور یہ جائزہ بھی لیتے رہیں کہ جو بچے خود مطالعہ کرسکتے ہیں وہ مرکزی اخبار و رسائل کا مطالعہ کرتے ہیں یا نہیں۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 99-8-24 کو محترم ڈاکٹر منور احمد صاحب بٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کو تین بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام نایاب تجویز ہوا ہے۔

نومولودہ محترم عبدالحمید صاحب بٹ آف کنڈیارو ضلع نواب شاہ کی پوتی اور محترم منظور احمد صاحب بٹ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے عزیزہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ناصر احمد جاوید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی سے 18۔ جون 99ء کو نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریحہ ناصر عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ محترم چوہدری نذیر حسین صاحب مرحوم آف قادیان کی پوتی اور محترم چوہدری عبدالرحمان سیفی صاحب ناظم انصاراللہ ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی کے ساتھ بابرکت عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت چوکیدار

○ دفتر خدام الاحمدیہ ایوان محمود میں ایک چوکیدار کی ضرورت ہے۔ ربوہ میں رہائش کا انتظام رکھنے والے احباب اپنے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواست کے ہمراہ انٹرویو کے لئے تشریف لائیں انٹرویو مورخہ 99-9-16 بعد نماز مغرب ایوان محمود میں ہوگا وقت کی پابندی کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فیکس نمبر کی تبدیلی

○ دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان (ایوان محمود) کا فیکس نمبر919 تبدیل ہوگیا ہے۔ اب اس کا نمبر 213091 ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم نسیم احمد سیفی صاحب کارکن دفتر علیاء صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں اور بغرض علاج فیصل آباد لے جایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ بیگم صاحبہ آر۔اے۔ملک صاحب امریکہ میں شدید بیمار ہیں پیٹ سے کئی رسولیاں نکلی ہیں اور تشخیص جاری ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے۔ اور انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ججہ آف گھنو کے ججہ ان دنوں جناح ہسپتال لاہور میں پھیپھڑوں کی بیماری کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ عزیزہ نسرین فاروق صاحبہ شہداد پور میں بیمار ہیں۔ متعدد بار دورے پڑ چکے ہیں۔ گر جانے سے چوٹیں بھی آجاتی ہیں۔ کراچی علاج کے لئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کامل عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی عمر سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل اور فلسطین میں فیصلہ کن مذاکرات

سرحدی تنازعات یہودیوں کی آبادکاری اور مستقبل کی آزاد فلسطینی ریاست کے حوالے سے اسرائیل اور فلسطین کے درمیان فیصلہ کن مذاکرات کا آغاز پیر سے ہو رہا ہے۔ یہ مذاکرات اقوام متحدہ اور امریکہ کی نگرانی میں ہونگے۔ فریقین کے علاوہ یورپی یونین، چین، روس، جاپان اور ناروے کے نمائندے بھی گفتگو میں شرکت کریں گے۔ اسرائیل اور فلسطین دونوں نے گفت و شنید کے لئے دس دس ارکان پر مشتمل وفد تشکیل دے دیا ہے۔ اسرائیلی وفد کی قیادت وزیر خارجہ ڈیوڈلیوی اور فلسطینی وفد کی قیادت فیصل الحسینی کریں گے۔ تنظیم آزادی فلسطین کے بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے ایک گروپ نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ یاسر عرفات مذاکرات میں کوئی خفیہ سمجھوتہ کرنے والے ہیں۔

بنگلہ دیش میں بھارت کے خلاف مظاہرے

بھارتی جہازوں کو راہداری کی سہولتیں دینے کے خلاف پوری بنگلہ دیش میں حکومت مخالف مظاہروں میں شدت آگئی ہے۔ ان مظاہروں کی اپیل اپوزیشن کی بڑی جماعت بی این پی نے دی تھی۔ جس کی قائد سابق وزیراعظم خالدہ ضیاء ہیں۔ پولیس نے کئی مظاہرین کے خلاف تشدد کیا ربڑ کی گولیاں چلائیں اور آنسو گیس پھینکی۔ بڑا مظاہرہ ڈھاکہ میں ہوا۔

ایشیا بحرالکاہل اقتصادی فورم

نیوزی لینڈ کے دارالحکومت آک لینڈ میں ایشیا بحرالکاہل اقتصادی تعاون فورم کا سربراہ اجلاس ہوگا جس میں جنوب مشرقی ایشیا کے بدترین معاشی بحران پر قابو پانے کے طریقوں پر غور کیا جائے گا۔ اس کے شرکاء میں امریکی صدر، جاپان کے وزیراعظم اور بڑے بڑے ملکوں کے 21 سربراہان شامل ہیں۔

سات یورپی ممالک کی امن فوج

علاقائی تنازعات حل کرنے کے لئے سات یورپی ممالک نے امن فوج تشکیل دے دی ہے۔ امن فوج تین ہزار افراد پر مشتمل ہوگی۔ ترکی، یونان، اٹلی، البانیہ، بلغاریہ رومانیہ اور مقدونیا کے فوجی دستوں پر مشتمل اس فورس کا مقصد انسانی ہمدردی کے کاموں میں مدد دینا ہے۔

بش جونیئر کی کوششیں

امریکی صدارتی انتخابات میں امریکی ری پبلکن پارٹی کے مضبوط صدارتی امیدوار سابق صدر بش کے بیٹے بش جونیئر اپنی مقبولیت بڑھانے کے لئے اپنی پارٹی کے سابق صدر ریگن سے ملاقات کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ ریگن اپنے وقت میں مقبول ترین صدر رہے ہیں۔ اور جارج بش ان کے نائب صدر کے طور پر آٹھ سال کام کرتے رہے۔

کانگرس مضبوط کرنے آئی ہوں

راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ میں اقتدار کی بھوکی نہیں۔ کانگرس کو مضبوط کرنے آئی ہوں۔ وزیراعظم بننا ہوتا تو 8 سال قبل راجیو کی وفات پر نرسیماراؤ کی جگہ وزیراعظم بن جاتی۔ انہوں نے کہا کہ کارگل میں بی جے پی کی نہیں بھارتی فوج کی فتح ہوئی۔

ایران کی طرف سے تردید

ایران نے کہا ہے کہ اس پر یہ الزام بے بنیاد ہے کہ وہ امریکہ پر میزائل کے حملے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ کلنٹن انتظامیہ نے کہا ہے کہ ایرانی کی تردید محض طفل تسلی ہے۔ تہران آئندہ 15 سال میں ایسا دورمار میزائل بنائے گا جو امریکہ پر باسانی فائر ہو سکے۔

زندہ جہنم

مشرقی تیمور کے دارالحکومت ڈلی کا دورہ کرنے والے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے وفد کے ایک رکن نے ڈلی کو زندہ جہنم قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ انڈونیشیا کی حامی ملیشیا نے انڈونیشیا کے ساتھ رہنے سے مشرقی تیمور کے باشندوں کے انکار کے بعد ڈلی کے پورے پورے محلے جلا کر راکھ کر دیئے۔ برطانیہ نے بھی انڈونیشیا سے فوجی روابط منسوخ کر دیئے ہیں۔ مزید اطلاعات کے مطابق انڈونیشیا کی حامی ملیشیا کے مشرقی تیمور کے لوگوں پر حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔

جاوید پینٹ اینڈ سینیٹری سٹور
II-B-2-383 نزد برکت چوک ابوبکر روڈ ٹاؤن شپ لاہور
پی پی 5112672

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج 4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں۔
نواز سیٹلائٹ
پروپرائٹر شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور۔5400
فون 7351722

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 13 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
14- ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-18
15- ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-26
15- ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-50

متحدہ اپوزیشن کی ہڑتال اور گرفتاریاں

پولیس نے حیدر آباد میں پیپلزپارٹی کے رہنماؤں کی طرف سے بھوک ہڑتال کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے پیپلزپارٹی کی پوری قیادت کو گرفتار کرلیا۔ شہر میں کرفیو کا سا سماں تھا۔ متحدہ اپوزیشن کی اپیل پر حیدر آباد میں مکمل جبکہ اندرون سندھ جزوی ہڑتال ہوئی۔ حیدر آباد کے سوا دیگر تمام علاقوں میں ٹریفک معمول کے مطابق چلتی رہی۔ مظاہرین نے لطیف آباد نمبر6 میں ایک ویگن اور ایک پولیس جیپ کو آگ لگادی۔ پیپلزپارٹی کے کارکنوں اور پولیس میں ہاتھاپائی ہوئی۔ حیدر آباد میں سید خورشید شاہ سمیت پیپلزپارٹی کے کئی اہم رہنما اور سو سے زائد کارکن گرفتار کرلئے گئے۔ پولیس نے حیدر آباد میں پریس کلب کے سامنے بھوک ہڑتالی کیمپ نہ لگنے دیا۔ متعدد جگہوں پر ٹائر جلائے گئے۔ ہڑتالی کیمپ میں پانی چھوڑدیا گیا۔

کراچی میں ہڑتال ناکام رہی

کراچی سمیت اندرون سندھ میں متحدہ اپوزیشن کی کال پر ہڑتال کامیاب نہ ہو سکی۔ متحدہ اپوزیشن نے دوروزہ ہڑتال کی اپیل ہفتہ کے روز کراچی میں جلسہ کی اجازت نہ ملنے اور گرفتاریوں کے خلاف کی تھی۔ کراچی میں بعض علاقوں میں اتوار بازار متاثر ہوئے۔ ہفتہ کی شب کراچی میں پولیس نے ہڑتال کے اعلان کے بعد ناظم آباد' نیو کراچی' پاک کالونی' رنچھوڑ لائن' عثمان آباد' گلبہار' لیاری اور کلاکوٹ میں چھاپے مار کر 350- افراد کو گرفتار کرلیا۔ کورنگی' لیاقت آباد' لیاری' لانڈھی اور کچھ علاقوں میں اتوار کو کھلنے والی مارکیٹیں بند رہیں۔

گرفتار رہنماؤں اور کارکنوں کی رہائی

حکومت سندھ نے پیپلز پارٹی کے گرفتار تمام رہنماؤں اور کارکنوں کو رہا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ سندھ کے لئے وزیراعظم کے مشیر سید غوث علی شاہ نے کہا کہ یہ رہائیاں خیرسگالی کے جذبہ کے تحت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کمزور نہیں اپوزیشن غلط فہمی دور کرلے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو کسی اور جگہ جلسہ کرنے کو کہا گیا مگر وہ ضد پر اڑے رہے۔ سیاسی عمل کے نام پر شہریوں کا امن برباد کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔

ملک آئی ایم ایف کے حوالے نہیں کرسکتے

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ قسط کے بدلے ملک کو آئی ایم ایف کے حوالے نہیں کرسکتے۔ انہوں نے کہا کہ قسط نہ ملی تو قیامت نہیں آجائے گی۔ قوم آئی ایم ایف کا ڈر دل سے نکال دے۔ قوم دعا کرے کہ قرضوں کی قسطوں سے جان چھوٹ جائے۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی ٹیکس کے ذریعے مقررہ اہداف سے زیادہ آمدنی ہوگی۔ نئی سکیم کے تحت تاجروں کو صرف ایک صفحے کا گوشوارہ جمع کرانا ہوگا۔ محکمہ انکم ٹیکس سے جان چھوٹ جائے گی۔ قومی بچت کی ماہانہ آمدنی اور ڈاک خانوں کی بچت سکیموں پر 10 فیصد انکم ٹیکس نہیں لگے گا۔ صرف ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹ اور خاص ڈیپازٹ سکیموں پر لگے گا۔

50 ہزار آمدنی پر 1250 ٹیکس

حکومت نے یونیورسل خود تشخیصی سکیم کا اعلان کیا ہے جس کے تحت 50 ہزار سالانہ آمدن پر 1250 روپے ٹیکس دینا ہوگا۔ 40 ہزار سے کم آمدن پر کوئی ٹیکس نہیں ہوگا۔

جلسہ ناکام مقاصد کامیاب

غیر ملکی نشریاتی اداروں نے کراچی میں متحدہ اپوزیشن کا جلسہ روکنے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کے اتنے شدید ردعمل کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ بی بی سی نے کہا کہ اگر حکومت جلسہ کرنے دیتی تو صورت حال اتنی خراب نہ ہوتی۔ اپوزیشن جلسہ نہ کرسکی مگر عالمی میڈیا کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔

اپوزیشن کا شیرپاؤ پر اتفاق

بعض خبروں کے مطابق اپوزیشن نے عبوری حکومت کا ڈھانچہ تیار کرلیا ہے۔ اس میں پیپلز پارٹی کے باغی رہنما آفتاب احمد خان شیرپاؤ کو نگران وزیراعظم بنانے پر اتفاق کرلیا گیا ہے۔

جمیعت اہل حدیث کے رہنما قتل

جمیعت اہل حدیث کے رہنما مولانا سعید احمد یوسف ذکی کو کراچی میں سرجانی ٹاؤن میں ان کے گھر کے قریب گولیاں مار کر ہلاک کردیا گیا۔ نامعلوم ملزم فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

مورخہ 14- ستمبر 1999ء کو صبح سات تا 11 بجے تک ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔ (واپڈا)

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
ریلوے روڈ
گلی نمبر 1
نزد ناصر نایاب
کلاتھ ربوہ
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-3171
04524-510

سفید موتیا Rs. 1200
لینز کے ساتھ Rs. 3500
رہائش کے لئے ہسپتال میں بندوبست ہے
رشید آئی ہسپتال
ویلکم روڈ رینالہ خورد
فون کلینک 04443-621371
فون رہائش 0442-512436

ایک نئی فخریہ خدمت
اعلیٰ معیاری سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کے ساتھ ساتھ اب ہم پیش کرتے ہیں
آپ کی فوری ضرورت
سٹین لیس سٹیل پریشر ککر
ضرورت کے مطابق نت نئے تحفوں کے ساتھ
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ
دکان 211007
گھر 212007

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرّب ادویہ
اکسیر اولاد کورس / دیرینہ
حبوب مفید اطہرا
عنبرین
لیکوریَن
معین حمل
زد جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
نواب شاہی گولیاں
تریاقِ جریان
جوہرِ حیات
سفوفِ تولیدی
شاہانی
قرصِ نور
اکسیرِ اطفال
بچوں کی چونڈی
رفیقِ اطفال
تریاقِ معدہ
تریاق دمہ
تریاقِ بواسیر
حبّ جدوار
حبِ ہمزاد
راحتِ جان
رفیقِ دماغ
دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔ فہرست ادویہ و جنتری 1999ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ مکمل فہرست ادویہ میں ہماری مشہور ادویہ کے علاوہ مردوں، عورتوں اور بچوں کے خاص امراض کی دوائیں بھی شامل ہیں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پر چہ تشخیص رجسٹری خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
حکیم ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)
PHONES: (04524) 211434-212434 FAX: 534